

## امام مہدی (عج) قرآن مجید میں

<"xml encoding="UTF-8?">

احادیث کے مطابق بہت سی قرآنی آیات امام مہدی (عج) اور انکے ظہور کے متعلق بشارت دے رہی ہیں کیونکہ مسلم سی بات ہے کہ آخر الزمان میں الہی حکومت کی تشکیل جو کہ ایک بہت بڑا موضوع ہے اور تمام انبیاء کی زحمتوں اور قربانیوں کا ثمرہ ہے کیسے قرآن مجید میں اسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے لہذا بہت سی آیات میں سے بطور نمونہ یہاں چند آیات کو پیش کیا جاتا ہے:

### ۱۔ الذین یؤمنون بالغیب (بقرہ آیت ۲)

داود بن کثیر رقی امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیہ شریفہ الذین یؤمنون بالغیب کے بارے میں فرمایا:

#### من اقر بقیام القائم انه حق

یعنی وہ لوگ کہ جو قائم (مہدی) علیہ السلام کے قیام اور ظہور کی حقانیت پر ایمان رکھتے ہوں -  
ماخذات: کمال الدین، ج ۲ ص ۲۲۰، ح ۱۹۔ اثبات الہدایہ، ج ۳ ص ۴۵۸، باب ۳۳، ف ۵، ہ ۹۳، المہجۃ، ص ۱۲، البرہان، ج ۱ ص ۵۳، ہ ۲، البحار، ج ۵ ص ۵۲، ب ۵، ح ۲۸، ج ۱۲۲، ص ۵۲۔ باب ۲۲، ح ۹۔ نور الثقلین، ج ۱ ص ۳۱، ح ۱۱، المیزان، ج ۱، ص ۲۶، منتخب الاثر، ص ۱۶۷، ف ۲، باب ۱۲، ح ۷۵

### ۲۔ واذابنتی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن (بقرہ آیت ۱۲۴)

محمد بن زیاد ازدی نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے، وہ بتاتے تھے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس آیہ شریفہ و اذابنتی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے فرمایا: یہ کلمات تھے کہ جنہیں حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہی کلمات کی بنا پر ان کی توبہ قبول کی اور اس انداز سے فرمایا: اے میرے پروردگار میں تجھ سے بحق محمد و علی فاطمہ و حسن و حسین چاہتا ہوں کہ میری توبہ قبول فرما اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔ میں نے عرض کیا ہے اے فرزند رسول یہاں پروردگار کی فاتمہن سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یعنی بارہ اماموں کو قائم کے ساتھ کامل کردیا کہ جن میں سے نو امام حسین کی اولاد میں سے امام ہیں۔  
ماخذات: کمال الدین ج ۲، ص ۳۵۸، باب ۲۳، ح ۵۷، معانی الاخبار، ص ۱۲۶، ح ۱، الخصال، ص ۳۰۲، ح ۸۲، مناقب ابن شہر اشوب، ج ۱، ص ۲۸۳، مجمع البیان، ج ۱، ص ۲۰۰، ارشاد القلوب، ص ۲۲۱، البحار، ج ۱۱، ص ۱۷۷، ب ۳، ح ۲۴، ج ۱۲، ص ۶۶، ب ۳، ح ۱۲، ینابیع المودۃ ص ۹۷، باب ۲۲، منتخب الاثر، ص ۷۷، ف ۱، ب ۶، ح ۳۳

### ۳۔ اینما تکنونوا یات بکم اللہ جمیعاً (بقرہ آیت ۱۴۸)

ابو خالد کابلی امام زین العابدین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

المفقودون عن فرشہم ثلاثۃ و ثلاثہ عشر رجلاً، عداہل بدر فیصبحون بمکہ وھو قول اللہ عزوجل اینما تکنونوا

یات بکم اللہ جمیعا و ہم اصحاب القائم۔

یعنی وہ لوگ جو رات کو اپنے بستروں سے غائب ہوجائیں گے، وہ اصحاب بدر کی مانند تین سو تیرہ افراد ہوں گے کہ صبح کو سب کے سب مکہ (امام کی خدمت) میں حاضر ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کہ وہ فرما رہا ہے: **اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا** تم جہاں بھی رہو اللہ تعالیٰ تم سب کو لے آئے گا اور وہ سب قائم علیہ السلام کے اصحاب ہوں گے۔

ماخذات: کمال الدین، ج ۱، ص ۶۵۴، ب ۵۷، ح ۲۱، اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۴۹۱، ب ۳۲، ج ۴، ح ۲۳۵، حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۲۲، ب ۳۵، البحار، ج ۵۲، ص ۳۳۳، ب ۲۷، ح ۳۴، نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۳۹، ح ۴۲۴، منتخب الاثر، ص ۴۷۶، ف ۷، ب ۵، ح ۸

۴۔ اولئک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ (بقرۃ آیت ۱۵۷)

اولئک ہم المہتدون (بقرۃ ۱۵۷)

اولئک ہم المفلحون (بقرۃ آیت ۵۔)

اولئک ہم الفائزون (النور آیت ۵۲)

عتیق بن یعقوب عبداللہ بن ربیعۃ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ کی فضیلت میں ایک طولانی حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں :

وہ جن کا آپ کے بعد انتظار کیا جائے گا ان کا نام پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ جیسا ہوگا وہ عدل و انصاف کا حکم دیں گے اور عدل کو قائم کریں گے برائیوں سے روکیں گے اور خود بھی پرہیز کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کے وسیلہ سے تاریکیاں اٹھا لے گا اور شک و تردید اور دل کا اندھا پن بھی اس کے وسیلہ سے ختم ہوجائے گا اس زمانہ میں بھیڑیا اور بھیڑ ایک ساتھ ہوں گے، اہل آسمان فضا میں پرندے اور دریاؤں میں مچھلیاں اس سے راضی ہوں گی اور کہیں گے کیسا بہترین انسان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر عنایت ہے بشارت ہوگی ان لوگوں کے لئے کہ جو اس کی اطاعت کریں اور ہلاکت ہو ان پر جو اس کی نافرمانی کریں، اور بشارت ہو ان لوگوں پر جو اس کی رکاب میں جہاد کریں اور ہلاکت وہ ان پر جو اس کی نافرمانی کریں، اور بشارت ہو ان لوگوں پر جو اس کی رکاب میں جہاد کریں کفار کو قتل کریں یا شہید ہوجائیں (یہ وہ ہیں کہ جن کے بارے میں قرآن میں آیا ہے **اولئک علیہم صلوات من ربہم و رحمۃ** ان پر پروردگار کا درود اور رحمت ہے۔

اولئک ہم المہتدون یہ وہ ہیں کہ جو ہدایت یافتہ ہیں **اولئک ہم المفلحون** یہ وہ جو فلاح پانے والے ہیں اولئک ہم الفائزون یہ وہ ہیں کہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

ماخذات: اثبات الہدایۃ، ج ۱، ص ۷۰۹، ب ۹، ف ۱۸، ح ۱۴۹، البحار، ج ۳۶، ص ۲۱۷، ب ۴۰، ب ۱۹، العوالم، ج ۱۵، الجزء ۳، ص ۸۹، ب ۵، ح ۱، منتخب الاثر، ص ۱۱-۱۲

۵۔ ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا (بقرۃ آیت ۲۶۹)

ابوبصیر نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا: اس آیت و من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا سے کیا مراد ہے تو حضرت نے فرمایا: **معرفۃ الامام و اجتناب الکبائر۔ و من مات و لیس فی رقبۃ بعیۃ الامام مات مۃ الجاہلیۃ و لا یعذر الناس حتی یعرفوا امامہم فمن مات و ہو عارف بالامامۃ لم یضرہ تقدم هذا الامر و تاخر فکان کم ہو مع القائم فی قسطاطہ**

امام کی معرفت اور گناہ کبیرہ سے پرہیز اور جو اس دنیا سے جائے اس کی گردن پر امام کی بیعت نہ ہو، وہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی مانند دنیا سے گیا ہے اور وہ لوگ اپنے امام کی شناخت میں معذور نہیں ہیں اور جو بھی امام کی معرفت میں مر جائے اسے ظہور میں تقدم و تاخر کا نقصان نہیں ہوگا، وہ اس شخص کی مانند کہ جو قائم کے خیمہ آپ کے ساتھ ہے، ابو بصیر کہتا ہے تو پھر امام کچھ لمحات خاموش رہے اور پھر فرمایا: **لا بل کمن قاتل بعد** نہیں بلکہ وہ اس شخص کی مانند ہے جو کہ ان کی رکاب میں جہاد کر رہا ہو، پھر امام نے فرمایا: **لا بل واللہ کمن اشہد مع رسول اللہ** نہیں بلکہ خدا کی قسم وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جو رسول اللہ کی رکاب میں شہید ہوا۔

#### ٦۔ وسیروا فیہا لیالی و ایاما امنین (سورہ سباء آیت ۱۸)

زہیر بن شہیب بن انس امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر حضری کے سوال کے جواب میں فرمایا: **یا ابابکر سیرو فیہا لیالی و ایاما امنین فقال مع قائمنا اهل البيت و اما قوله فممن دخل کان آمننا فممن بايعه و دخل معه و مسح علی یدہ و دخل فی عقد اصحابہ و کان امننا** اے ابوبکر اس زمانہ میں امن و سکون سے شب و روز گزارو گے پھر فرمایا ہم اہل بیت کے قائم کے ساتھ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے فممن کان دخلہ کان امننا پس جو اس میں داخل ہو وہ امن سے ہے یعنی جس نے اس کی بیعت کی اور اس کے ساتھ داخل ہوا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر مسح کیا تو وہ ان کے اصحاب کے زمرہ میں داخل ہو جائے گا اور امن و سکون سے رہے گا۔

ماخذات: علل الشرائع ص ۸۹، ب ۸۱، ح ۵، الصافی، ج ۱ ص ۳۰۹، حلیۃ الابرار ج ۲، ص ۱۴۸۔ ب ۷، البحار، ج ۲، ص ۲۹۲، ب ۳۴، ح